ہفتہ، سہ پہر کا سیشن،

جنرل کانفرنس

توبہ کا الٰہی تحفہ

توبہ

کفارہ

جنرل کانفرنس

توبہ کا الٰہی تحفہ

ایلڈر ڈی۔ ٹوڈ کرسٹوفرسن
بارہ رسولوں کی جماعت سے

صرف توبہ کے ذریعے ہی ہم یسوع مسیح اور اُس کے کفارے کے فضل تک رسائی پاتے ہیں

مورمن کی کتاب میں ایک شخص جس کا نام نخور تھا اُس کا بیان ملتا ہے۔ یہ سمجھنا آسان ہے کہ مورمن نے، ہزاروں سال پہلے نیفیوں کے ریکارڈ کا خلاصہ کرتے ہوئے کیوں سوچا کہ اِس شخص اور اِس کی قائم رہنے والی تعلیمات کو شامل کرنا اہم کیوں ہے۔ مورمن یہ جانتے ہوئے، ہمیں آگاہی دینا چاہتا تھا، کہ یہ فلاسفی پھر سے ہمارے ایام میں پھر سے اُبھرے گی۔

نخور مسیح کی پیدائش سے ۹۰ برس پہلے منظر عام پر آیا۔ اُس نے بتایا ''آخری روز ساری نوع انسان کو بچایا جائے گا، ___ ، چونکہ خداوند نے سب آدمیوں کو پیدا کیا، سو سب آدمیوں کو اُس نے مخلصی بھی دی ہے اور آخر میں تمام آدمی ابدی زندگی پائیں گے۔'' (ایلما ۱:۴)۔

تقریباً ۱۵ سال بعد، کوریحر نیفیوں کے درمیان تبلیغ کرنے آیا اور نخور کی تعلیم کو پھیلایا۔ مورمن کی کتاب قلم بند کرتی ہے کہ'' وہ مخالف مسیح تھا، کیوں کہ اُس نے مسیح کی آمد کے بارے ___ لوگوں کو نبوتوں کے خلاف تعلیم دینا شروع کی۔'' (ایلما ۳۰ :۶) کوریحر کی تعلیم کے مطابق ''انسان کے گناہوں کے لئے کفارہ نہیں دیا جا سکتا، بلکہ اس زندگی میں ہر آدمی مخلوق ہی کے انتظام کے مطابق پاتا ہے، سو ہر آدمی اپنی ذہانت کے مطابق خوش حال ہوتا ہے، اور کہ ہر فرد اپنے ہی زور کے مطابق فتح مند ہوتا ہے اور جو کچھ بھی انسان کرتا ہے کوئی جرم نہیں پاتا ہے'' (ایلما ۳۰ :۱۷) یہ جھوٹے نبی اور اُن کے پیروکار'' اپنے گناہوں سے توبہ پر یقین نہ رکھتے تھے'' (ایلما ۱۵:۱۵)۔

نخور اور کوریحر کے ایام کی طرح، ہم ایسے وقت میں رہتے ہیں جب یسوع مسیح کی آمد قریب ہے۔۔۔ ہماری صورت حال میں اب اُس کی دوسری آمد کے لئے تیاری کا وقت ہے۔ اور بالکل ایسے ہی، اکثر توبہ کے پیغام کو خوش آمدید نہیں کہا جاتا ہے۔ کچھ لوگ اعتراف کرتے ہیں کہ اگر کوئی خدا ہے، تو ہم سے کوئی بھی تقاضے نہیں کرتا ہے۔ (دیکھئے ایلما ۱۸:۵) کئی دوسرے لوگ اِس ایمان پر قائم ہیں کہ محبت کرنے والا خدا سارے گناہوں کو سادہ سے اعتراف کی بنیاد پر معاف کر دیتا ہے، یا اگر واقعی گناہ کے لئے سزا ہے بھی تو'' خدا ہمیں چند کوڑے مارے گا، اور اُس کے بعد ہم اُس کی بادشاہی میں بچا لئے جائیں گے'' (۲۔ نیفی ۲۸:۸) دوسرے، کوریحر کے ساتھ، مسیح کے وجود اور گناہ اور اِس سے ملتی جلتی چیزوں سے انکار کرتے ہیں۔ اُن کی تعلیم ہے کہ اقدار، معیارات، اور حتیٰ کہ سچائی آپس میں منسلک ہیں۔ پس، کوئی ایک اپنے آپ کو درست محسوس کرتا یا کرتی ہے تو دوسرے اُس پر غلط یا گناہ کا فیصلہ صادر نہیں کر سکتے ہیں۔

بظاہر یہ فلسفہ دلکش لگتا ہے کیوں کہ یہ ہمیں نتائج کی فکر کے بغیر کسی بھی خواہش یا رغبت میں مصروف ہونے کا لائسنس دیتا ہے۔نحور اور کوریحر کی تعلیمات کو استعمال کرتے ہوئے، ہم ہر ایک چیز جائز اور واجب قرار دے سکتے ہیں۔جب نبی توبہ کی منادی کرتے ہوئے آتے ہیں، تو یہ فلسفہ ''اُس گروہ پر ٹھنڈا پانی پھینکتا ہے۔'' بلکہ حقیقت میں نبوتی بُلاہٹ کو خوشی سے قبول کرنا چاہیے۔ توبہ کے بغیر، زندگی میں کوئی حقیقی ترقی یا بہتری نہیں ہے۔نفس پروری ترقی کا طریقہ نہیں ہے۔یہ بہانہ بنانا کہ کوئی گناہ نہیں ہے اِس سے بوجھ اور تکلیف کم نہیں ہوتی ہے۔گناہ کے باعث تکلیف سہنا خود بخود بہتری کے لئے کچھ بھی تبدیل نہیں کرتا۔صرف توبہ ہی بہتر زندگی کی روشن اور اونچی راہوں کی طرف رہنمائی کرے گی۔اور، بے شک، صرف توبہ کے ذریعے ہی ہم یسوع مسیح اور اُس کی نجات کے کفارے کے فضل تک رسائی پاتے ہیں۔ توبہ یک الٰہی تحفہ ہے، اور جب ہم اِس کے بارے بات کرتے ہیں تو ہمیں مسکرانا چاہیے۔یہ ہمیں آزادی، اعتماد، اور سلامتی کی طرف اشارہ دیتی ہے۔ نہ کہ اِس میں کوئی رکاوٹ کھڑی کریں، توبہ کا تحفہ حقیقی خوشی کی وجہ ہے۔

توبہ یسوع مسیح کے کفارے کی وجہ سے ایک موقع کی صورت میں موجود ہے۔یہ اُس کی لامحدود قربانی ہے کہ وہ ''انسانوں کے لئے ایسا وسیلہ ہوا تا کہ وہ توبہ کے لئے ایمان لائیں (ایلما ۳۴:۱۵) توبہ ایک لازمی حالت ہے، اور مسیح کا فضل ایک طاقت ہے۔ہماری گواہی یہ ہے: جس کے باعث ''رحم انصاف کے تقاضوں کو پورا کرسکتا ہے'' (ایلما ۳۴:۱۶) ہماری گواہی یہ ہے:

'ہم جانتے ہیں کہ ہمارے خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح کے فضل سے [گناہوں کی معافی یا] معقولیت انصاف اور سچائی ہے؛

''اور ہم یہ بھی جانتے ہیں، کہ ہمارے خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح کے فضل سے [گناہ کے اثر سے صفائی] پاک ہونا انصاف اور سچائی ہے، اُن سب کے لئے جو اپنی ساری طاقت، سوچ، اور قوت سے خدا سے پیار کرتے اور اُس کی خدمت کرتے ہیں'' (تعلیم اور عہد ۲۰:۳۰۔۳۱)

ویسے تو توبہ ایک وسیع موضوع ہے، مگر آج میں اِس بنیادی انجیلی اصول کے پانچ پہلوؤں کے بارے ذکر کرنا چاہوں گا جس کے بارے اُمید کرتا ہوں کہ مدد گار ہوں گے۔

پہلا، توبہ کرنے کی دعوت محبت کا ایک تاثر ہے۔جب نجات دہندہ نے ''منادی کا آغاز کیا، اور کہا کہ توبہ کرو: کیوں کہ خدا کی بادشاہی نزدیک ہے'' (متی ۴:۱۷)، یہ محبت کا پیغام تھا، اُن سب کو دعوت دیتے ہوئے جو اُس کے ساتھ شریک ہونے کے اہل ہوں گے ''اور اِس دنیا میں ابدی زندگی کا کلام، اور آنے والی زندگی میں بھی ابدی زندگی پائیں گے'' (موسیٰ ۶:۵۹)۔ اگر ہم دوسروں کو تبدیل ہونے کی دعوت نہیں دیتے یا اگر ہم خود سے توبہ کا تقاضا نہیں کرتے، تو ہم اُس بنیادی فرض میں ناکام ہوتے ہیں جو ہم ایک دوسرے کے لئے اور خود کے لئے رکھتے ہیں۔ایک مجاز والدین، ایک مہربان دوست، ایک خوف رکھنے والا کلیسیائی رہنما حقیقت میں اپنے آپ سے زیادہ متفکر اُن کے لئے ہے جن کی فلاح و بہبود یا خوشی کے لئے وہ مدد کر سکتے ہیں۔ہاں، بعض اوقات توبہ کرنے کی دعوت کو تنگ نظری یا نفرت انگیزی کے طور پر لیا جاتا ہے، ہوسکتا ہے کسی کو ناراض ہی کردے، مگر روح کی ہدایت کے باعث، یہ حقیقت ہے اور خالصتاً فکرمندی کا عمل ہے۔(دیکھئے تعلیم اور عہد ۱۲۱:۴۲۔۴۴)۔

دوسرا، توبہ کا مطلب تبدیل ہونے کی کوشش کرنا ہے۔یہ نجات دہندہ کی اُن تکلیفوں کا تمسخر اڑاتا ہے جو اُس نے ہمارے لئے گتسمنی کے باغ میں اور سولی پر اُٹھائیں اِس بات کی توقع کرتے ہوئے کہ اُسے ہماری کسی حقیقی کوشش کے بغیر ہمیں فرشتوں کی مانند تبدیل کردینا چاہیے۔ اِس کے برعکس، اپنی انتہائی جانفشاں کوششوں کی تکمیل اور انعام کے لئے کے فضل کے خواہاں ہونا چاہیے(دیکھئے ۲۔نیفی ۲۵:۲۳)۔ شاید جتنا زیادہ رحم کے لئے دُعا کرنی ہے، ہمیں کام اور کوشش اور غالب آنے کے لئے وقت اور موقع کے لئے دعا کرنی چاہیے۔ یقیناً خداوند اُن پر مسکراتا ہے جو اہل طور پر انصاف کی خواہش کرتا ہے، جو کمزوری کو طاقت میں تبدیل کرنے کے لئے روز بروز محنت کرتا ہے۔اُن کی حقیقی توبہ، حقیقی تبدیلی کے لئے بار بار کوششوں کی ضرورت ہوسکتی ہے ایسی کوشش میں کوئی چیز ہے۔ الٰہی معافی اور شفا ایسی جان کی طرف بہت زیادہ بہتی ہے، کیوں کہ دراصل ''پاکیزگی، پاکیزگی ہی سے محبت کرتی ہے؛ نور،

نور ہی سے نکلتا ہے؛ رحم، رحم پر ہی ترس کھاتا ہے اور اِسی کا دعویٰ کرتا ہے'' (تعلیم اور عہد ۸۸: ۴۰)
توبہ کے ساتھ ہم اپنی طاقت کے مطابق ثابت قدمی سے سلیسٹیل قانون کے لئے ترقی کر سکتے ہیں، کیوں کہ ہم اُسے پہچانتے ہیں کہ '' وہ جو قانون کو برقرار رکھنے کے قابل نہیں ہے وہ سلیسٹیل جلال کو قائم نہیں رکھ سکتا ہے'' (تعلیم اور عہد (۸۸: ۲۲)۔

تیسرا، توبہ کا مطلب صرف گناہ کو ترق کرنا نہیں ہے بلکہ فرماں برداری کا وعدہ کرنا بھی ہے۔ بائبل کی لغت بتاتی ہے، '' توبہ کا مطلب خدا کی مرضی کے مطابق دل کی تبدیلی ہے، اور [اِس کے ساتھ ساتھ] گناہ سے انکار ہے جس کی طرف ہم فطری طور پر جھک جاتے ہیں۔'' ۱ اس تعلیمات کی ایسی بہت ساری مثالیں مورمن کی کتاب میں ایلما کے الفاظ میں پائی جاتی ہیں جو اُس نے اپنے بیٹوں میں سے ایک کو دیں:
'' سو میرے بیٹے میں خُدا کے خوف میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ تو اپنی بدیوں سے باز رہ؛
'' کہ تو اپنی ساری عقل، جان اور قوت سے خُداوند کی طرف رجوع لا۔ (ایلما ۳۹: ۱۲۔ ۱۳؛ مضایاہ ۷: ۳۳؛ ۳ نیفی ۲۰: ۲۶ بھی دیکھئے)
ہمیں خداوند کی طرف رجوع لانے کے لئے کامل بننا ہے، اِس میں اُس کی فرماں برداری سے آگے بڑھنے کے عہد کے علاوہ اور کچھ بھی شامل نہیں ہے۔ اکثر ہم اِس کو بپتسمہ کے عہد کے طور پر بھی یاد کرتے ہیں کیوں کہ اِس کی گواہی بپتسمہ کے پانی میں دی گئی تھی (دیکھئے مضایاہ ۱۸: ۱۰) نجات دہندہ کا اپنا بپتسمہ، ہمیں نمونہ مہیا کرتا ہے، اور اپنے باپ کے لئے اُس کے وعدے کی تصدیق کرتا ہے۔ تاہم پاک ہونے کے ناطے، وہ نوع انسانی کو دکھاتا ہے کہ جسم کے لحاظ سے اُس نے اپنے آپ کو باپ کے سامنے فروتن کیا، اور باپ کو گواہی دی کہ وہ اُس کے حکموں پر عمل کرنے کے لئے اُس کا وفادار رہوگا۔'' (۲۔ نیفی ۳۱: ۷) اِس عہد کے بغیر، توبہ نامکمل رہتی ہے اور نہ ہی گناہوں سے معافی ملتی ہے۔ ۲ پروفیسر نوئیل رینالڈ کے یادگار اسلوب بیان میں، توبہ کا انتخاب ہر سمت کے پلوں کو جلانے کے انتخاب کے مترادف ہے [مصمم ارادے کے ساتھ] ہمیشہ صرف ایک راہ کی پیروی کرنی ہے، ایک ایسی راہ جو ابدی زندگی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔'' ۳

چوتھا، توبہ محفوظ رکھنے کے لئے مقاصد کی سنجدگی اور رضامندی کا تقاضا کرتی ہے، حتیٰ کہ تکلیف کے باوجود۔ توبہ کے خاص اقدام کی فہرست بنانے کی کوشش کریں یہ آپ کے لئے مددگار ہو سکتی ہے، مگر یہ ایک ایسے میکانی طرزِ عمل کی طرف بھی رہنمائی کر سکتی ہے، جو کسی حقیقی احساس یا تبدیلی کے بغیر خانوں کی پڑتال کرنا ہے۔ حقیقی توبہ کوئی سطحی چیز نہیں ہے۔ خداوند نے دو اہم تقاضے دیے۔ کو دو اہم چیزوں کو ضرورت ہے: '' جب کوئی شخص اپنے گناہوں سے توبہ کرے گا اِس سے سارے لوگ جانیں گے ___ دیکھو، وہ اُن کا اعتراف کرتا اور اُن کو فراموش کر دیتا ہے۔'' (تعلیم اور عہد ۵۸: ۴۳)۔
گناہوں کا اعتراف کرنا اور اسے فراموش کرنا طاقتور خیالات ہیں۔ وہ '' میں مانتا ہوں؛ میں معافی چاہتا ہوں۔'' اعتراف گہرا ہے، بعض اوقات خدا اور انسان کے کیے گئے قصور کا نہایت تکلیف دہ اعتراف۔ کسی ایک کے اعتراف کرنے سے دکھ، اور افسوس، اور اکثر تکلیف دہ آنسو نکلتے ہیں، خاص طور پر جب اُس مرد یا عورت کے اعمال کسی کے لئے تکلیف کا سبب بنے ہوں، یا کسی سے بُرا کیا ہو، یا کسی کی رہنمائی گناہ کی طرف کی ہو۔ یہ گہری پریشانی کی بات ہے، یہ چیزوں کو ایسے دیکھتی ہے جیسے وہ حقیقت میں ہے اور جو کسی کی رہنمائی، ایلما کی طرح چلانے میں کرتی ہیں، ''اَے یسوع تو جو خدا کا بیٹا ہے، مجھ پر رحم کر، جو پت کی سی کڑواہٹ میں ہوں اور موت کی دائمی زنجیروں میں گھرا ہوا ہوں'' (ایلما ۳۶: ۱۸) رحمدل مخلصی دینے والے پر ایمان کے ساتھ، اور اُس کی طاقت زبردست مایوسی کو اُمید میں بدلتی ہے۔ ایک وہی دل اور خواہش تبدیل ہوتی ہے، اور پھر وہی گناہ جو کبھی پرکشش دکھتا تھا اب اُس سے نفرت ہو گئی ہے۔ گناہ کو فراموش کرنے اور بھولنے اور سنوارنے کا حل مکمل طور پر ممکن ہو سکتا ہے، اور اُس مرد یا عورت نے جو گناہ کئے ہیں اب اُس کا دل نیا ہو چکا ہے۔ اِس عہد کے ساتھ اِس دل میں، روح القدس، الٰہی فضل کا پیامبر، سکون اور معافی لائے گا۔ ہم ایک بار پھر ایلما کے ساتھ مل کر اعلان کرتے ہیں، '' اور میں نے کتنی زیادہ خوشی اور عجیب روشنی دیکھی، ہاں جس قدر مجھے تکلیف تھی اُسی قدر میری روح خوشی سے معمور ہوئی۔'' (ایلما ۳۶: ۲۰)۔

کوئی بھی تکلیف جو توبہ کے ساتھ مشروط ہے وہ ہمیشہ اُس تکلیف سے انتہائی کم ہوگی جس کی ضرورت اپنی خطاؤں کے حل نہ ہونے کے سبب انصاف کی تسلی کے لئے ہوگی۔ اگرچہ نجات دہندہ نے ہمارے گناہوں کے لئے کفارے اور انصاف کے تقاضوں کی تسلی کے لئے جو کچھ برداشت کیا وہ اُس کے بارے تو کچھ نہیں بولا، اُس نے یہ انکشاف اِس بیان سے کیا:

''کیوں کہ دیکھو، میں، خدا نے اِن ساری چیزوں کی تکلیف اُٹھائی، کہ اگر وہ توبہ کریں تو دُکھ نہ اُٹھائیں؛

''مگر اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو لازماً وہ بھی میری طرح تکلیف اُٹھائیں گے؛

.''پس جو دکھ، مجھ خدا کی تکلیف کا سبب بنے، وہ سب سے عظیم ترین ہیں، تکلیف کے باعث کانپ اٹھا، اور جسم کے ہر ایک مسام سے خون نکلا، اور روح اور بدن دونوں نے دکھ اٹھایا۔۔۔ حتیٰ کہ میں یہ تلخ پیالہ نہ پینا چاہتا تھا۔'' (تعلیم اور عہد ۱۹:۱۶۔۱۸)۔

پانچواں، توبہ کی جو بھی قیمت ہو، معافی کی خوشی اِس پر غالب آتی ہے۔ ایک جنرل کانفرنس کے خطاب جس کا عنوان ''معافی کی شاندار صبح'' ہے۔ صدر بوائیڈ کے۔ پیکر نے یہ تمثیل دی:

''اپریل ۱۸۴۷ء میں، بریگھم ینگ نے پیش رووں کی پہلی کمپنی کی رہنمائی ونٹر کوارٹر سے باہر کی۔ اُسی وقت، مغرب میں ۱۶۰۰ [۲۵۷۵ کلومیٹر] میل ڈونر پارٹی کے دل سوز زندہ بچنے والے ساکرامنٹو وادی میں سیرا نیواڈا پہاڑوں کی ڈھلوانوں میں بھٹک گئے تھے۔

''وہ پہاڑی کے نیچے گری ہوئی برف میں پھنس کر ظالم موسم سرما گزار چکے تھے۔ کہ کوئی بھی شخص جو دنوں اور ہفتوں اور مہینوں کی فاقہ کشی سے زندہ بچا ہا اور ناقابل بیان تکالیف سہیں یہ سب کچھ تقریباً ناقابلِ یقین ہے۔

''اُن کے درمیان ۱۵ سالہ جون برین بھی تھا۔ ۲۴ اپریل کی رات کو، وہ جانسن کے مویشیوں کے باڑہ میں گیا۔ سالوں بعد جان نے لکھا:

''اندھیرا چھانے کے بہت دیر بعد جب ہم جانسن کے مویشیوں کے باڑے میں پہنچے، تو پہلی مرتبہ میں نے دیکھا کہ یہ تو علی الصبح کا وقت تھا۔ موسم بہت عمدہ تھا، زمین سبز گھاس سے ڈھکی ہوئی تھی، درختوں کی چوٹیوں پر پرندے گا رہے تھے، اور سفر ختم ہو گیا تھا۔ میں بمشکل ہی اِس بات پر یقین کر سکا کہ میں زندہ تھا۔

''وہ منظر جو میں نے اُس صبح دیکھا ایسا لگتا ہے جیسے کسی تصویر کی طرح میرے ذہن پر چھپ چکا ہے۔ بہت سارے واقعات یاد سے غائب ہو گئے ہیں، مگر میں ہمیشہ جانسن کے مویشیوں کے باڑے کے پاس کیمپ دیکھ سکتا ہوں۔''

صدر پیکر نے فرمایا: ''پہلے پہل تو میں اِس کے بیان سے بہت پریشان ہوا کہ بہت سارے واقعات میری یادداشت سے غائب ہو چکے ہیں۔' کس طرح سے ناقابل یقین دکھوں اور غموں کے طویل مہینے اُس کے ذہن سے مٹ سکتے ہیں؟ وہ ظالم تاریک سردی ایک شاندار صبح سے کیسے بدل سکتی تھی؟

''مزید غور کرنے پر، میں نے فیصلہ کیا کہ یہ کوئی پریشان ہونے کی بات نہیں ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کچھ ایسا ہی اُن لوگوں کے ساتھ وقوع پذیر ہوا ہے جن کو میں جانتا ہوں۔ میں نے کچھ کو دیکھا ہے جس نے خطا اور روحانی فقدان کی لمبی سردی گزاری ہے اور پھر معافی کی صبح میں داخل ہوئے ہیں۔ جب صبح ہوئی، اُنہوں ے یہ سیکھا:

'دیکھو، وہ جس نے اپنے گناہوں سے توبہ کی ہے، اُسی نے معافی پائی ہے، اور میں، خداوند اُنہیں مزید یاد نہیں رکھتا ہوں' [تعلیم اور عہد ۵۸:۴۲]'' ۴ میں شکر گزاری سے تسلیم کرتا اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے خداوند کے ناقابل فہم دکھ، موت اور جی اُٹھنے سے ''توبہ کی شرائط نکلتی ہیں'' (ہیلیمن ۱۴:۱۸)۔

توبہ کا الٰہی تحفہ یہاں اور اِس کے بعد خوشی کی کنجی ہے۔ نجات دہندہ کے الفاظ میں اور گہری فروتنی اور محبت میں، میں آپ سب کو ''توبہ کرنے کی' دعوت دیتا ہوں: کیوں کہ آسمان کی بادشاہی قریب ہے'' (متی ۴:۱۷) میں جانتا ہوں کہ اِس دعوت کو قبول کرنے سے، آپ اب اور ہمیشہ کے لئے خوشی پائیں گے۔ یسوع مسیح کے نام میں، آمین۔

حوالہ جات

۱۔____ بائبل ڈکشنری، ’توبہ‘

۲۔___ مورمن کی کتاب بار بار ”توبہ کے لئے بپتسمہ“ کے بارے بات کرتی ہے (دیکھئے مضایاہ ۲۶:۲۲؛ ایلما ۵:۶۲؛ ۷:۱۴؛ ۸:۱۰؛ ۹:۲۷؛ ۴۸:۱۹؛ ۴۹:۳۰؛ ہیلیمن ۳:۲۴؛ ۵:۱۷، ۱۹؛ ۳ نیفی ۱:۲۳؛ ۷:۲۴۔۲۶؛ مرونی ۸:۱۱) یوحنا بپتسمہ دینے والا یہی الفظ استعمال کرتا ہے (دیکھئے متی ۳:۱۱)، اور پولوس ”توبہ کے بپتسمہ“ کے بارے بات کرتا ہے (اعمال ۱۹:۴)۔ یہ فقرہ تعلیم اور عہد میں بھی استعمال ہوتا ہے (دیکھئے تعلیم اور عہد ۳۵:۵؛ ۱۰۷:۲۰) ”توبہ کا بپتسمہ یا توبہ کے لئے بپتسمہ“ محض بپتسمہ کی حقیقت کے بارے اِس کی فرماں برداری کے عہد کے بارے بات کرتا ہے جو توبہ کا کلیدی پتھر ہے۔ پوری توبہ سے، بشمول بپتسمہ کے، ایک شخص سر پر ہاتھ رکھنے جانے کے باعث روح القدس کا تحفہ پاتا ہے، اور یہ سب روح القدس کا تحفہ جو ایک شخص روح کے بپتسمہ کے وقت پاتا ہے (دیکھئے یوحنا ۳:۵) اور گناہوں کی معافی۔ ”تم دروازہ کو پہچانو جس میں تمہیں داخل ہونا ہے کیوں کہ جس دروازے سے تم نے داخل ہونا ہے وہ توبہ اور پانی کے بپتسمہ کا ہے اور تب آگ اور روح القدس سے تمہارے گناہوں کی معافی ہوگی۔“ (۲ نیفی ۳۱:۱۷)۔

۳۔___ Noel B. Reynolds, "The True Points of My Doctrine," Journal of Book of Mormon Studies, vol. 5, no. 2 (1996): 35; emphasis added.

۴۔____ Boyd K. Packer, in Conference Report, Oct. 1995, 21; see also "The Brilliant Morning of Forgiveness," Ensign, Nov. 1995, 18.